اشاعت جدید
تذکرہ مظہر شعیب الاولیاء
تالیف
مولانا عبداللہ عارف صدیقی فیضی
ناشر:- جامعہ صدیقہ عطائے رسول و سعدیہ نسواں اسکول بگولہوا شہرت گڑھ سدھارتھ نگر یوپی

نذر عقیدت

چشم کرم ہو ہم پر یار علی کے مظہر
پہونچے ہیں آس لیکر یار علی کے مظہر

یار علی کے دل کی دھڑکن تھے آپ بیشک
اور ان کے سچے پیکر یار علی کے مظہر

جیون تمام گزرا خدمت میں دین کے
کیا خوب ہے مقدر یار علی کے مظہر

ہندو ہوں چاہے مسلم پاتے ہیں سب مرادیں
آتے ہی تیرے در پر یار علی کے مظہر

تیرے کرم کا صدقہ جس نے بھی پالیا ہے
کیوں کر پھرے وہ دردر یار علی کے مظہر

یار علی کا صدقہ حاتمؔ کو اپنے دیجئے
یار علی کے مظہر یار علی کے مظہر

جاروب کش عبدالمبین حاتم فیضی

نام کتاب ــــــــــــــــــــ تذکرہ مظہر شعیب الاولیاء

مؤلف ـــــــــ مولانا عبداللہ عارف صدیقی فیضی ای اے

تعداد ـــــــــــــــــــ ایک ہزار

مؤلف کا پتہ ـــــــ بگولہوا، پوسٹ شہرت گڑھ، ضلع سدھارتھ
نگر یوپی ۲۷۲۲۰۵

ناشر ـــــــــ جامعہ صدیقہ عطائے رسول وسعدیہ نسواں

اسکول بگولہوا، شہرت گڑھ سدھارتھ نگر یوپی

اشاعت دوم ـــــــــــــــــــ 2023

پروف ریڈنگ ـــــ مولانا ڈاکٹر توصیف علوی سدھارتھ نگر یوپی

حسب فرمائش مولانا صاحب علی چترویدی

صدر المدرسین دار العلوم امام احمد رضا

بندیشر پور اسکا بازار سدھارتھ نگر یوپی

انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو ان تمام اکابرین ملت ،مجتہدین امت ،علمائے اہلسنت کے نام جن کے قلمدان مقدس روشنائی شہداء کے مبارک لہو کا درجہ رکھتی ہے۔

بالخصوص اپنے تمام اساتذہ کرام کی مقدس بارگاہوں میں جن کے روحانی فیوض وبرکات ،انوار تجلیات نے میرے نہاں خانہ دل کو روشن وتابناک بنادیا۔

گر قبول افتدزہے عزوشرف

اسیر مظہر شعیب الاولیاء

عبداللہ عارف صدیقی فیضی

نذرانۂ ثواب

اس حقیر کاوش کا ثواب

اپنے والدین کریمین ،اساتذۂ کرام،مشائخین عظام،اباء واجداد کی ذوات گرامی کی نذر کرتا ہوں۔اے بار الٰہ اس کتاب کو اپنے مرحوم بزرگوں کے حق میں ذریعۂ نجات اخروی و باعث رفیع درجات بنادے۔اور باحیات بزرگوں کے حق میں باعث خاتمہ بالخیر بنادے،ان کی عمریں دراز ہوں،تادیر ان کا سایۂ شفقت ہم پر سلامت رہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

عبداللہ عارف صدیقی

ملنے کا پتہ

محمد فضل رسول صدیقی مقام بگولہوا، پوسٹ شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر یو پی

جامعہ صدیقیہ عطائے رسول وسعدیہ نسواں اسکول بگولہوا شہرت گڑھ سدھارتھ نگر

مرکزی درسگاہ دارالعلوم امام احمد رضا بندیشر پور اسکا بازار سدھارتھ نگر یو پی

مولانا ڈاکٹر توصیف علوی نوگڑھ ضلع سدھارتھ نگر یو پی

عرضِ مُرتب

پیرِ طریقت مجاہد سنیت سراپا خیر و برکت رئیس الاصفیا، سید الاتقیا، جانشین و مظہر شعیب الاولیاء حضرت مولانا الحاج صوفی الشاہ محمد صدیق احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ عرف خلیفہ صاحب قبلہ سجادہ نشین آستانہ یار علویہ و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کے ایک عظیم مقتدا و رہنما تھے، آج جب ہمارے درمیان سے ایسی ہمہ گیر شخصیت چلی گئی تو کہنا پڑتا ہے کہ جانے والا اکیلا نہیں گیا بلکہ پوری انجمن کو لے گیا۔

دارالعلوم فیض الرسول ماتم کناں اور خانقاہ یار علویہ سوگوار ہے، اساتذہ و طلبہ غمناک تو مریدین و متوسلین نمناک ہیں، ورثاء غمزدہ تو احباء پژمردہ خویش و اقارب اپنے کو یتیم سمجھ رہے ہیں، ہر چہار جانب ان کی کمی کا احساس ہو رہا ہے اسلام کا مجاہد اور سنی مسلمانوں کا بے لوث قائد اپنے ساتھ کتنی نسبتیں اور اپنے پیچھے کتنے رشتے رکھتا تھا، یہ ان کے پردہ فرما جانے کے بعد معلوم ہو رہا ہے حضور خلیفہ صاحب قبلہ ہمارے پیر و مرشد ہیں، میں ان کے دست حق پرست پر سنہ ۱۹۸۲ء کو مرید ہوا ضرورت تھی اس بات

کی ہم ایسے محبوب رہنما کے زریں خدمات کو خراجِ عقیدت و محبت پیش کریں چنانچہ ہم اپنے مرشدِ حق کی بارگاہ میں یہ چند سطور پیش کر دیے ہیں جسے پڑھکر یقیناً سوادِ اعظم آپ کی ہمہ صفت شخصیت سے متعارف ہو گا۔ اور تاریخ ہمیشہ اس شیخ طریقت کو یاد رکھے گی ؎

تری نگاہِ کرم نے کیا در شہوار
نہیں میں قطرہ ناچیز کے سوا کیا تھا
دل میں اک درد اٹھا آنکھ میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانے کیا یاد آیا

زیرِ نظر کتاب تذکرہ مظہر شعیب الاولیاء، جمیں سلسلہ عالیہ چشتیہ یار علویہ کے دو اہم بزرگوں کے حالات و زندگی کو ہم نے آپ کی جناب میں دشوار گذار مراحل سے گذر کر پیش کر دیا ہے یہ میری اولین حقیر کاوش ہے، اہل نظر سے مخلصانہ اپیل ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی قسم کی خامی نظر آئے تو اسے میری نو آموزی پر محمول کرتے ہوئے فوراً مطلع کریں، عین کرم ہو گا، اخیر میں ان تمام معاونین کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب اور اسے منظر عام پر لانے میں تعاون فرمایا بالخصوص جامع معقول و منقول شیخ الادب حضرت علامہ محمد الیاس صاحب قبلہ مصباحی صدر المدرسین دار العلوم حمایت العلوم گجیوڑہ گرنٹ (مصنف تصانیف کثیرہ) کا بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے مسودہ پر نظر ثانی فرمائی نیز اس کے

دشوار کن مرحلے پر میری حوصلہ افزائی فرمائی حضرت

حضرت مولانا افروز احمد قادری یار علوی استاذ

دار العلوم حمایت العلوم و مولانا محمد جعفر شمس القادری و مولانا نثار احمد

جامعہ انصار العلوم دیصوا کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ ان حضرات نے

کتاب و رسائل و مضامین کی فراہمی میں میری ہر مشکل کو آسان کیا

دار الاشاعت دار العلوم حمایت العلوم گجپور کا مشکور ہوں کہ اس کے

ارکان نے مسودہ کو کتابی شکل دینے کے لئے اس کتاب کی طباعت

کے سلسلے میں میرا خیر مقدم کیا اور مالی تعاون پیش کیا ۔

فجزاهم الله خير الجزاء في الدنيا والآخرة

اسیر مظہر شعیب الاولیاء

عبد اللہ عارف صدیقی فیضی ایم ۔ اے ۔

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء

مطابق ۲۹ جمادی الاخری ۱۴۱۷ھ

حیاتِ شعیبُ الاولیاء ایک نظر میں

اسمِ گرامی ـــــــــ محمد یار علی

لقب ـــــــــ شعیبُ الاولیاء، شیخ المشائخ

مولد و مسکن ـــــــــ براؤں شریف

سن ولادت ـــــــــ سنہ ۱۳۰۷ھ

عمر شریف ـــــــــ ۸۰ اسی سال

اسمِ گرامی والدِ محترم ـــــــــ فجر علی

حسب و نسب ـــــــــ علوی سادات

براؤں شریف میں مورثِ اعلیٰ کی آمد ـــــــــ سنہ ۱۸۵۷ء

اولاد ـــــــــ ۷ لڑکے ۴ لڑکیاں

گورنمنٹی ملازمت ـــــــــ پرائمری اسکول سکندرپور ضلع بستی سنہ ۱۹۱۶ء

" ـــــــــ " شہرت گڑھ سنہ ۱۹۱۷ء

غیر منقسم ہند و پاک کے بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری کے سفر کا آغاز سنہ ۱۹۲۸ء

زیارت حرمین طیبین ـــــــــ ۳ مرتبہ

آپکی سرپرستی میں ماہنامہ فیض الرسول کا اجراء ـــــ ماہ محرم سنہ ۱۳۸۵ھ مطابق جون سنہ ۱۹۶۵ء

سفر رنگون ـــــــــ ۱۹۲۵ء

وصال پرملال ـــــــ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ مطابق ۴ مئی ۱۹۶۷ء

ـــــــ شب جمعرات ایک بجکر پندرہ منٹ

مزار پرانوار ـــــــ براؤں شریف جو زیارت گاہ خلائق ہے،

شیخ الادب حضرت مولانا محمد الیاس صاحب مصباحی کی تصنیفات

(۱) عربی مضامین اول ثانی

(۲) شرح فیض الادب اول و ثانی

(۳) شمع خطابت بزم خطابت اول و ثانی

(۴) لطائف اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

ملنے کے پتے

کتب خانہ قادریہ الوٹا بازار ضلع سدھارتھ نگر یوپی،

دار العلوم حمایت العلوم بھیورگرنٹ اترولہ ضلع بلرام پور یوپی،
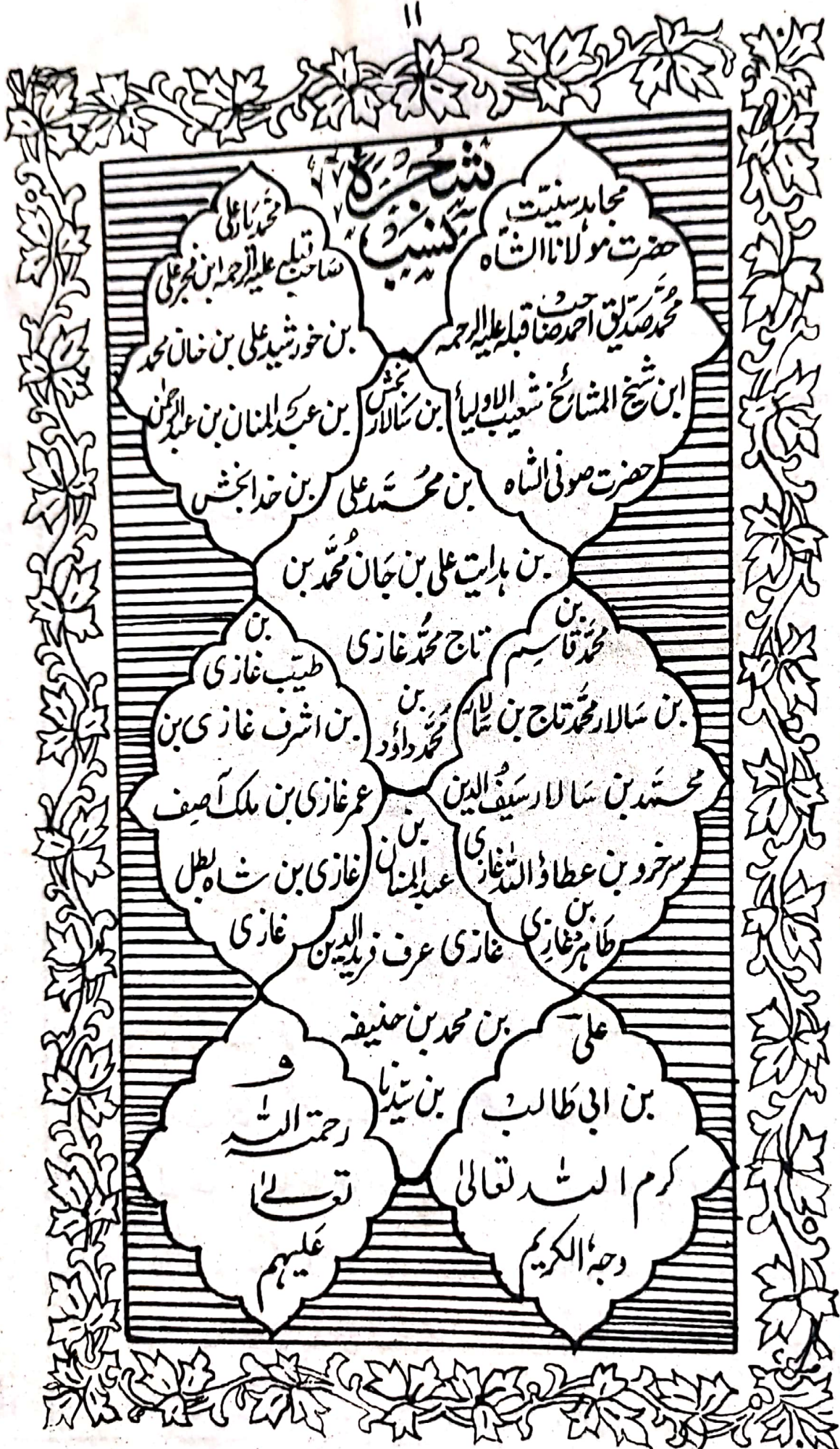
شجرۂ نسب
مجاہد سنیت
حضرت مولانا الشاہ
محمد صدیق احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ
ابن شیخ المشائخ شعیب الاولیاء
حضرت صوفی الشاہ
محمد یار علی
صاحب قبلہ علیہ الرحمہ ابن نجف علی
بن خورشید علی بن خان محمد
بن عبد المنان بن عبد الرحمن
بن خدا بخش
بن سالار بخش
بن محمد علی
بن ہدایت علی بن جان محمد بن
محمد قاسم بن
تاج محمد غازی
بن
طیب غازی
بن سالار محمد تاج بن شاہ
بن
محمد داؤد
بن اشرف غازی بن
محمد بن سالار سیف الدین
عمر غازی بن ملک آصف
بن
عبد المنان
سرخرو بن عطاء اللہ غازی
غازی بن شاہ بطل
غازی
بن
طاہر غازی
غازی عرف زید الدین
بن محمد بن حنیفہ
علی
بن سیدنا
بن ابی طالب
کرم اللہ تعالیٰ
وجہہ الکریم
رحمۃ اللہ
تعالیٰ
علیہم

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے کسی نے پوچھا کہ ولی کی تعریف کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ولی وہ شخص ہے جسے دیکھتے ہی خدا یاد آجائے اور صالحین امت کے نزدیک کرامت ولی کی پہچان ہے علمائے ربانین فرماتے ہیں کہ سب سے بڑی کرامت اتباعِ سنت ہے، تاریخ الاولیاء میں مذکور ہے کہ سیدالطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوکر مہمان ہوا اور چودہ دنوں تک شب و روز خدمت کرتا رہا پندرہویں دن اس نے وطن واپس جانے کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا میں تمہیں واپسی کی بخوشی اجازت دے دونگا لیکن واپس جانے کے پہلے کیا میں تم سے کچھ پوچھ سکتا ہوں، مہمان نے عرض کیا حضور جو سوال چاہیں پوچھ لیں سیدالطائفہ نے دریافت کیا تم کس لئے آئے تھے اور چودہ دنوں تک قیام کرنے کے بعد اپنا مدعا ظاہر کئے بغیر کیوں واپس جا رہے ہو، مہمان ندامت کے بوجھ تلے دبا جا رہا تھا بڑی مشکلوں سے اس نے اپنی عرق آلود پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا بس یونہی اکتسابِ فیض کے لئے حاضر آگیا تھا، آپ نے بڑی

بردباری سے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ مجھے تمہاری سچی گفتگو سے کچھ تکلیف پہونچے گی، جو بات دل میں ہے اسے صاف صاف کہہ دینے میں کوئی خفت محسوس نہ کرو مہمان کا دل کہہ رہا تھا کہ قرطاس قلب پر مرتسم حرف کوئی حقیقت افروز نگاہ ہی پڑھ سکتی ہے۔ اس نے ڈرتے ڈرتے صرف اتنا کہا کہ حضور میں نے آپ کی ولایت کا بڑا شہرہ سنا تھا دل نے کہا چلو چل کر دیکھیں کیسے ولی ہیں، کوئی کرامت پائیں گے تو مرید ہو جاؤں گا چودہ دنوں حضور کی معیت کا شرف حاصل رہا دن کے اجالے میں اور رات کی تاریکی میں بھی جلوت کی انجمن آرائی میں بھی اور خلوت کی مرکز آشنائی میں بھی مگر کسی بھی موقع پر کرامت کی جلوہ گری دیکھنے کو نہ ملی اس لئے دیرینہ آرزو کو اپنے دل کے نہاں خانے میں چھپائے لئے جا رہا ہوں، سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے بڑے ہی پر درد لہجے میں کہا اچھا یہ بتاؤ کہ اس مدت میں تم نے کتنی بار مجھے سنت رسول سے ہٹ کر قدم اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے، مہمان نے کہا کہ حضور سنت کی پیروی تو آپ کے رگ رگ میں دوڑتی پھرتی ہے معمولات زندگی تو الگ رہے میں نے فعل اضطراری میں بھی آپکو سنت کا تارک نہ پایا،

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا میرے معزز مہمان سمندر کی سطح پر مچھلیاں تیرتی پھرتی ہیں آدمی کا گذر کچھ کمال نہیں فضا میں پرندے پرواز کرتے ہیں، انسان کی اڑان ہرگز کرامت نہیں کرامت تو یہ ہے کہ اپنا عمل

احکام اسلام کے تابع بنالیا جائے اور اپنی زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیرو بنادی جائے یہی اصل کرامت ہے یہ نہیں تو کرامت کے سارے پلندے فضول ہیں مہمان ایک مرتبہ تڑپا اور آپ کے قدموں پہ جا گرا پھر تو طوق غلامی کو اپنے گلے کی زینت بنا کر ہی اٹھا ۔

دنیا میں نہ جانے روزانہ کتنے انسان منصۂ شہود پر آتے ہیں اور رخصت ہو جاتے ہیں لیکن بعض شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جنھیں مرورِ ایام بھلا نہیں سکتے ۔

تم نے ہر ذرہ میں برپا کر دیا طوفان شوق
اک تبسم اس قدر جلوؤں کی طغیانی کے ساتھ

عہد کی ایک ایسی نادر الوجود ہستی جن کی ہر جان اسیر محبت ہر روح سرشار عقیدت اور ہر زبان مداح تھی اس کو ہم بول چال میں شعیب الاولیاء کہتے ہیں ، شعیب الاولیاء کون تھے ؟ یہ اک ایسا سوال ہے جو افقِ ذہن پر نمودار ہوتا ہے اس کا سیدھا سادھا جواب یہ ہے کہ وہ ایک سچے نائب رسول ایک قدسی صفت بزرگ اور ایک راسخ الاعتقاد مومن تھے وہ اخلاص و یقین اور عشق و وفا کا پیکر جمیل تھے وہ سلف صالحین کے اک زندہ و تابندہ نمونہ تھے وہ ائمہ اسلام اور مشاہیر امت کا نقش حیات تھے وہ اولیاء کرام کی برکت و فیضان کا جلوۂ زیبا تھے وہ عقل و عشق فقر و غنا علم و عمل اور شریعت و طریقت کے دریاؤں کے سنگم تھے وہ

غوث الاعظم کے الطاف وعنایات کا گہوارہ تھے، وہ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹنوی علیہ الرحمہ و حضرت محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے عکس جمیل تھے، وہ دینی وقار اور اسلامی غیرت کا ایسا نادر الوجود نمونہ تھے جس کی مثال صرف تاریخ کے اوراق میں ملتی ہے، ان کی پُر نور صورت حقانیت اور صداقت کی ایک ایسی روشن کتاب تھی جسے پڑھ لینے کے بعد دلوں کے دروازے خود بخود کھل جاتے تھے، وہ اسلام و سنت کا ایک مہکتا ہوا گلشن تھے جدھر سے گزرے فضا معطر ہو گئی جسے چھو دیا شفا مل گئی،

دعا دی تو مقدر سنور گیا جس جگہ بیٹھ گئے میلہ لگ گیا، وہ کبھی برکت و فیضان کا ایک بہتا ہوا دریا تھے اور کبھی رحمتوں و عرفان کا ابلتا ہوا چشمہ، جس اسٹیج پر رونق افروز ہوتے تو مجمع میں بہار آجاتی ہر طرف نور برستا اور ہر چیز فرط مسرت سے چمکنے لگتی۔

شعیبُ الاولیاءؒ

حیاتِ شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

آپ کا اسمِ گرامی شاہ محمد یار علی بن فجر علی ہے ستائیسویں پشت میں آپ کا سلسلہ نسب حضرت محمد بن حنفیہؒ سے ہوتا ہوا مولائے کائنات شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے اور اٹھارویں پشت میں آپ کے جدِ اعلیٰ اور سلطان الشہداء حضرت سیدنا سالار مسعود غازی رضی اللہ عنہ کے دادا ایک ہو جاتے ہیں آپ کا سنِ ولادت ١٣٠٧ھ اور سالِ وفات ١٣٨٧ھ مطابق ۴ مئی ١٩٦٧ء جمعرات دن گزار کر شب میں ایک بجکر ۴۵ منٹ پر ہے اس طرح آپکی کل عمر شریف اسی برس ہوئی آپ کا مزار مبارک براؤں شریف) میں جو بانسی تحصیل سے نو میل کی دوری پر مغرب کی سمت واقع ہے) آپ کا عرس مبارک نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ ٢١ ر ٢٢ محرم الحرام کو منعقد ہوتا ہے جہاں پر کثیر تعداد میں علماء و مشائخ کا ہجوم ہوتا ہے

آپ کے مورثِ اعلیٰ ہندوستان میں قیام کیلئے پہلی بار بارہ بنکی آئے چنانچہ سلطان الشہداء حضرت سید سالار مسعود غازی

کے والد گرامی سالار ساہو جو سلطان محمود غزنوی کے ایک نامور جرنیل تھے جن کے عقد میں سلطان محمود غزنوی کی بہن اور سلطان ناصرالدین سبکتگین کی بیٹی ستر معلی تھیں جو سید سالار مسعود غازی کی والدہ ماجدہ تھیں جن کا مزار مبارک بارہ بنکی ضلع کے مشہور قصبہ سترک میں آج بھی مرجع خلائق ہے ۔ پھر وہاں سے منتقل ہو کر میرپور بہرائچ میں آباد ہوئے ۵۷ء سے پونے دو صدی پیشتر آپ کے دادا خورشید علی نے میرپور بہرائچ چھوڑ کر براؤں شریف کی مستقل سکونت اختیار کر لی حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے والد کا نام حضرت فجر علی ہے آپکی ولادت ۱۲۷۱ھ کو براؤں شریف میں ہوئی اور آپ کا وصال گیارہ صفر ۱۳۵۶ھ کو ہوا آپ تجارت کرتے تھے حضرت فجر علی بہت ہی عابد و زاہد انسان تھے انھیں کے نور نظر حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ ہیں۔

عبادت و ریاضت زہد و اتقاء، قناعت و استغنا خاصان خدا کے یہ زیور ہوتے ہیں بزرگان دین کی سیرتیں میں ان سب چیزوں کا تذکرہ بطور خاص ملتا ہے شاہ صاحب قبلہ کی عبادت و ریاضت توکل و استغنا، قدم قدم پر شریعت مطہرہ کا احترام والتزام بالخصوص نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کی پابندی یہ آپ کی امتیازی خصوصیت

ہے کہ متعدد بار حج وزیارت کے وقت بھی آپ اپنے اس معمول پر کاربند رہے ہے، حضرت شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی زندگی کا ایک تابناک گوشہ اور انتہائی قابل قدر اور اس دور کے لوگوں کے لئے بہترین نمونہ ہے، وہ تابناک گوشہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور اس قدر کہ معتبر روایتوں کے مطابق اڑتالیس سال تک جماعت کی تکبیر اولیٰ نوت نہ ہوئی یقیناً یہ انتہائی اہم کردار کی بات ہے جو تمام مسلمانوں بالخصوص علماء وفضلاء کے لئے مشعل راہ عمل ہے،

تنزل وانحطاط کے اس ہوشربا دور میں جبکہ دھیرے دھیرے خانقاہوں سے علم اٹھتا جارہا تھا، حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول کی بنیاد ڈال کر اپنی خانقاہ کو علم ظاہر وباطن کا سنگم بنادیا اور علما حق کا کارواں اتار کر علم کا ایسا چراغ روشن کیا جو ہمیشہ کے لئے ان کی علمی یادگار بن گیا ہندوستان میں چودھویں صدی ہجری کے نصف آخر کی ابتدا میں طبقہ صوفیا میں آپ پہلے فرد ہیں جنھوں نے اپنی خانقاہ کو شریعت وطریقت کا بہترین سنگم بنایا خالص روحانیت کے ماحول میں علمائے شریعت کو دین پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج واشاعت کیلئے جمع فرماکر ان کا ایسا اعزاز واکرام فرمایا کہ مدارس اسلام کے ارباب کی طویل فہرست میں اس کی مثال کم یاب بلکہ نایاب

ہے اس مرد خدا مست کے اخلاص بیکراں کا نتیجہ ہے کہ فیض الرسول آج اسلامی علوم و فنون کا ایک شہر بن چکا ہے اور اپنی چند امتیازی خصوصیات کی بنا پر ہندوستان بھر میں وہ اپنی مثال آپ ہے۔

علوم دینیہ کی نشر و اشاعت سے آپکو بڑی دلچسپی تھی مدارس اسلامیہ کی اہمیت و ضرورت پر کافی زور دیتے ہوئے فرمایا کرتے کہ تعلیمی ادارے قائم کرنا بڑے ثواب کا کام ہے اول اس لئے کہ شریعت کے بغیر طریقت حاصل نہیں ہو سکتی دوسرے اس لئے کہ انبیاء و مرسلین صرف نماز روزے اوراد و وظائف ہی کے لئے دنیا میں تشریف نہیں لائے بلکہ عبادات و اعمال کے ساتھ دینی تعلیمات کی اشاعت کے لئے بھی بھیجے گئے نماز روزے اوراد و وظائف سے آدمی خود تو سنبھل سکتا ہے لیکن دوسروں کو سنبھالنے کے لئے علم دین کی ضرورت ہے "

اس ضرورت کے تحت آپ نے اپنی خانقاہ میں دارالعلوم فیض الرسول کی بنیاد رکھی آپ سے استفسار فرمایا گیا کہ حضور والا نی زمانا اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اپنے ادارے کا نام اپنے نام پر رکھتے ہیں تو آپ نے اس ادارے کا نام مدرسہ یار علویہ رکھنے کے بجائے فیض الرسول کیوں رکھا تو آپ نے فرمایا کہ درس و تدریس کا دینی ادارہ دراصل سرکار

سرکارِ دوجہاں صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض ہی فیض ہے اس لئے اس کا نام فیض الرسول ہی مناسب تھا اپنے نام ونمود کو دخل دینے سے اخلاص باقی نہیں رہ جاتا آج فیض الرسول کے فیضان کی برکت ہے کہ علاقائی وضلعی سطح سے بہت آگے دور دور تک اندرون ملک وبیرون ملک بھی فیض الرسول کے فیض کا چشمہ سیال لہریں دینے لگا۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے عصری تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ اسکول میں ملازمت اختیار کرلی اور کچھ دنوں تک جتیا۔ سکندر پور۔ اور شہرت گڑھ جیسے اسکولوں میں مدرس رہے مگر آپ کا دل ملازمت میں نہیں لگتا تھا اس لئے کہ آپ کا دل تو اپنے خالق کی طرف لگا تھا۔ آخر آپ نے اسکول کی ملازمت ترک کردی اور ملازمت ترک کرنے کے بعد اپنے مالک حقیقی کی اطاعت میں لگ گئے کچھ دن عبادت کا سلسلہ جنگلوں میں رہا اور سکندر پور ضلع بستی میں قیام فرماکر ایک عرصہ تک عبادت وریاضت میں مصروف رہے اسی دوران اپنے وقت کے شیخ طریقت حضرت شاہ محبوب علی علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوکر کے ان سے مرید ہوگئے۔ اسی وقت حضرت محبوب علی علیہ الرحمہ نے حضرت محمد یار علی کو علیہ الرحمہ کو خلافت سے بھی نواز دیا۔

عارف حق شاہ محبوب علی علیہ الرحمہ ڈھلمئوی

عارف حق حضرت محبوب الٰہی علیہ الرحمہ سلسلہ قادریہ کے مشہور بزرگ اور صاحب روحانیت وکرامت شیخ طریقت تھے آپ نہایت ہی منکسر المزاج اور شریعت وطریقت کے سنگم تھے اسی پاکیزہ تعلق ونسبت سے آپ نے نماز و یاد الٰہی کو اپنا شعار زندگی اور اتباع شریعت کو معیار حیات بنایا تھا۔ اور زندگی بھر اپنے تمام مریدین ومعتقدین کے دلوں میں یہی جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کی آپ شیخ طریقت مرشد کامل حضرت سیدنا مخدوم عبدالرحمٰن ڈھلمئوی فیض آبادی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ کے حلقۂ بیعت وارادت میں شامل تھے آپ زبردست صلاحیت کے مالک تھے آپکے قلمی نسخے اور تحریر کردہ دلائل الخیرات شریف آج تک مخطوطات کی شکل میں محفوظ ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکی نظر دینی علوم پر گہری تھی۔ آپ جید عالم دین تھے فارسی زبان میں آپکو اتنا عبور حاصل تھا اس سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ کم وبیش بارہ اضلاع میں آپ جیسا کوئی قابل فارسی داں نہ تھا آپ کا وصال ۸ جمادی الاخری ۱۳۵۷ھ بروز جمعہ عصر ومغرب کے درمیانی لمحوں میں ہوا مزار شریف

التفات گنج کے قبرستان میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن ڈھلمئوی اور ان کے مرید و خلیفہ حضرت محبوب الٰہی صاحب ڈھلمئوی علیہما الرحمہ والرضوان اپنے دور میں شریعت وطریقت کی تبلیغ و ترویج کیلئے جس جذبہ اخلاص وایثار کے ساتھ سرگرم عمل رہے۔ اسی انداز میں حضرت محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے جانثار مرید و خلیفہ ارشد حضرت سیدی شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے بھی اپنی اصلاحی و تبلیغی سلسلہ کا آغاز فرمایا اور حیات ظاہری کے آخری لمحہ تک اپنے ممکنہ وسائل و ذرائع کو بروئے کار لاکر مذہب و شریعت کی زبردست خدمت انجام دی اور لوگوں کو روحانی تعلیمات سے روشناس کرتے ہوئے علم و معرفت کے انوار سے دلوں کی تاریکیاں دور فرمادی مرشد اجازت حضرت قطب وقت شاہ عبداللطیف علیہ الرحمہ نے حضور شعیب الاولیا، کو اپنے آخری وقت میں خلافت جیسی عظیم نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا، حضور شاہ عبداللطیف کا نسبی تعلق بہادر شاہ ظفر وغیرہ سے تھا آپکو حضرت شاہ محمد ہلال علیہ الرحمہ سے اندور میں بیعت کا شرف حاصل ہوا آپ اپنے وقت کے ولی کامل اور وقت کے قطب تھے آپ کا وصال ۱۳۳۹ھ کو رودولی شریف میں ہوا اور دوسرے روز مسٹھن شریف ضلع سلطانپور

یو پی ، میں تجہیز و تکفین عمل میں آئی آپ کا مزار مبارک سیتھن شریف میں ہے جو زیارت گاہ خاص و عام ہے ۔

مرشدِ اجازت حضرت سیدنا شاہ عبد الشکور جھونسوی

حضرت شاہ عبد الشکور جھونسوی علیہ الرحمہ اپنے وقت کے صاحب کشف و صاحب تصرف بزرگ تھے جھونسی شریف الہ آباد کے قریب ایک مشہور قصبہ ہے حضرت سیدنا شاہ عبد الشکور نے اپنے جد امجد حضرت شاہ مخدوم تقی الدین بیا بانی علیہ الرحمہ کے مزار شریف پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ حضور مجھے اٹھارہ سلسلوں کی نعمتیں ملی ہیں ان نعمتوں کو میں شاہ محمد یار علی کو عطا کرتا ہوں ۔ اس طرح آپ نے تمام سلاسل کا حضور شاہ صاحب کو خلیفہ مجاز بنایا ۔

حسب و نسب کے متعلق

آپ سے اگر کوئی حسب و نسب کے متعلق پوچھتا تو آپ فرماتے میں ایک گنہ گار سنی مسلمان ہوں

امام اہلسنّت کے سے عشق

اعلیٰحضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے دلہانہ لگاؤ اور شدید جذباتی وابستگی تھی سیدنا امام احمد رضا کو شعیب الاولیاء نے ماتھے کی آنکھوں سے نہیں دیکھا مگر اپنے خانۂ دل میں آپ کی عقیدت و محبت کا آپ نے چراغ جلا رکھا تھا علم دین کی اشاعت اور عشق رسول کی تبلیغ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا عملی مظاہرہ جو اعلیٰ حضرت کا مشن خاص تھا صوفیاء و عرفاء کے طبقے میں آپ کی طرح کسی نے بھی گھر گھر جاکر علم دین و محبت رسول کا اجالا نہیں پھیلایا شیر بیشۂ اہلسنّت حضرت علامہ حشمت علی خاں صاحب قبلہ لکھنوی علیہ الرحمہ سے قلبی لگاؤ دراصل یہ سرکار اعلیٰ حضرت سے بیکراں عقیدت کا شاخسانہ تھا، بستی، گونڈہ، فیض آباد، نانپارہ، وغیرہ کے اپنے مریدوں میں شیر حق کو لے کر دورہ کیا جگہ جگہ جلسے کرائے جلسوں، مناظروں، مقدموں، میں شیر حق کا بھرپور تعاون کیا اور حق رفاقت ادا کیا، کتب فروشوں سے سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کی سینکڑوں روپے کی کتابیں لیکر مفت تقسیم فرماتے،

حضور شعیب الاولیاء نے اپنی زبان فیض ترجمان سے خود بیان فرمایا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے مزار پاک پر حاضری فاتحہ خوانی کے وقت مجھ پر ایک گہری کیفیت طاری ہو جاتی جس کا نقشہ میں الفاظ میں نہیں کھینچ سکتا۔ عارف باللہ، عاشق رسول، عالم باعمل، مجدد دین وملت کو گویا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ سبحان اللہ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ زندگی کی آخری سانس تک مسلک اعلیحضرت کے نمائندہ وترجمان تھے۔

اولادِ امجاد

حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے دو شادی کی پہلی شادی کے صاحبزادگان یہ ہیں۔

(۱) جناب محمد یعقوب صاحب مرحوم (۲) حضرت مولانا شاہ محمد صدیق صاحب علیہ الرحمہ سابق سجادہ نشین آستانہ یارعلویہ براؤں شریف۔ (۳) جناب مولوی محمد فاروق احمد صاحب مرحوم سابق منیجر دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف (۴) مادر زاد ولی حضرت سیدی احمد رضا علوی الہاشمی عرف بابو میاں علیہ الرحمہ (۵) جناب علی حسین مرحوم

دوسری شادی کے صاحبزادگان

(۱) مفکر اسلام حضرت علامہ غلام عبد القادر علوی سربراہ اعلیٰ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف۔

(۲) جناب ڈاکٹر محمد ثالث صاحب علوی (۳) جناب ایڈوکیٹ محمد رابع صاحب علوی علیگ،

آپ کے خلفاء

(۱) حضور پیر طریقت مجاہد سنیت حضرت مولانا شاہ صوفی الحاج محمد صدیق احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ (جن کا تذکرہ اسی کتاب میں ہے)

(۲) پیر طریقت حضرت مولانا شاہ عبد المتین صاحب قبلہ دامت فیوضہم ڈھلمئو شریف ضلع فیض آباد یوپی،

(۳) مفکر اسلام حضرت علامہ غلام عبد القادر علوی صاحب قبلہ مہتمم دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف،

پیر شاہ عبد المتین صاحب قبلہ مدظلہ النورانی :

آپ حضرت شعیب الاولیاء کے مرشد بیعت حضرت شاہ محبوب علی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں ، اس خصوصیت کی بناء پر حضرت شعیب الاولیاء کی خصوصی توجہ ان پر رہی چنانچہ موصوف براؤں شریف میں شعیب الاولیاء کے زیر تربیت رہ کر ظاہری و باطنی علوم و معارف سے بہرہ مند ہوئے اور حضرت شعیب الاولیاء نے انکو خلافت و اجازت مرحمت فرماکر نوازا اور آپ محبوبی و علوی فیوض و برکات کے طفیل ایسے نکھرے کہ تقویٰ و طہارت مزاج کی سادگی کی علامت بن گئے تقدس آپکے چہرے سے مترشح ہوتا رہتا ہے عوام سے دوری اور ایک طرح کی بروقت عزلت نشینی کے باوجود خواص کے ایک کثیر طبقہ کے مرجع عقیدت ہیں اور عوام و خواص میں یکساں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں مولیٰ تعالیٰ آپ کے سایۂ عاطفت کو وابستگانِ سلسلہ پر دراز فرمائے

(آمین)

ماخوذ (ماہنامہ فیض الرسول ستمبر واکتوبر ۱۹۸۴ء

مظہر شعیبُ الاولیاء

مجاہد سنیت حضرت بابرکت حضرت مولانا صوفی الشاہ
محمد صدیق احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

مظہر شعیبُ الاولیاءؒ کی ذاتِ اقدس برصغیر میں باعظمت صاحب اقتدار مرجع عوام و خواص تھی جس کی شانِ عبقریت کا اظہار دنیائے اسلام نے مظہر شعیب الاولیاء کے لقب سے کیا،

مظہر شعیب الاولیاء کون ہے

★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جس سے زمانہ عرصۂ دراز تک فیض حاصل کرتا رہا
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جس نے اپنی پوری زندگی خدمت خلق میں گذاری
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جس کے دل میں اسلام کا ہمیشہ درد رہا
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جو دین ملت کا سچا محافظ تھا،
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جو غداران رسول کے لئے برہنہ شمشیر تھا،

★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جو مذہب حقہ کی حقانیت کیلئے ہمیشہ برسر پیکار رہا۔
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جس کی حیات کا ہر ایک گوشہ ایک مکمل تحریک ایک جامع تنظیم ایک بارونق انجمن تھی۔
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جو نازش چمن اہلسنت ہے۔
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جو شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے بے پناہ محبت رکھتا اور انھیں کے مشن کی ترویج واشاعت میں اپنی پوری زندگی گذار دی
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جو گلشن سنیت کا پاسبان تھا۔
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جسکے علم وفضل سے قدرت نے ایوان اسلام کے ہر ہر گوشے کو انوار رسالت کی ضیاء باریوں سے منور فرمایا۔
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جس نے ہزاروں قندیلیں روشن فرماکر کفر وضلالت کی آندھیوں پر پرچم حق لہرایا۔
★ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جس کے آگے جلیل القدر فضلاء زانوے ادب تہ کرنے پر فخر محسوس کرتے تھے۔

٭ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جو پہلوں کے لئے سرمایۂ افتخار پچھلوں کے لئے نمونہ کردار رہا ،
٭ وہ مظہر شعیب الاولیاء	جس کے شب و روز رب کریم کی حمد اور اس کے پیارے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک اور انھیں کی عظمت و بزرگی کے حقائق بیان میں گزرے ،

آپ کا اسم شریف محمد صدیق احمد ہے خلیفہ صاحب کے نام سے عوام و خواص میں مشہور ہیں ۔ آپ کا لقب مظہر شعیب الاولیاء و صدیق الاولیاء ہے

ولادت

آپ کی ولادت خانقاہ فیض الرسول میں ۱۹۱۶ء کو براؤں شریف میں ہوئی آپ کا سلسلہ اٹھائیسویں پشتوں کے بعد میدان جہاد کے شہسوار فن ضرب و حرب کے نابغۂ روزگار عابد شب زندہ دار حضرت محمد بن حنفیہ سے ہو کر فاتح خیبر علم و عرفان کے سرچشمہ معرفت و حقیقت کے بحر ذخار ، شہنشاہِ ولایت ، مخزنِ علومِ دینیہ قرآن پاک کی سچی تفسیر علی باب ھا کی سراپا تصویر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تک پہونچتا ہے نسل کے اعتبار سے آپ علوی سادات سے ہیں

تعلیم

رسم بسم اللہ خوانی آپ کی چار سال اور چھ مہینے کی عمر میں والدگرامی شیخ المشائخ
حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے کی قرآن مقدس اور ابتدائی اردو
کی تعلیم گھر پہ ہی ہوئی پھر پرائمری اسکول سے وابستہ ہو گئے اور
براؤں شریف کے قریبی موضع گلہورا سے مولوی عبداللہ کی نگرانی
میں درجہ تین تک پڑھا، درجہ چہارم کا امتحان گورا ضلع سدھارتھ نگر
کے پرائمری اسکول سے شیخ واحد مرحوم عرف سادھو بابا علیہ الرحمہ
(برادر گرامی حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی صحبت میں رہکر پاس
کیا اس کے بعد حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے آپ کو
ڈھلمئو شریف ضلع فیض آباد روحانی تربیت کے لئے بھیج دیا، وہاں
آپ نیازمندانہ طور پر حاضری دے کر اکتساب فیض و
برکات کرتے اور ساتھ ہی ساتھ حضرت مولانا عبدالباری
صاحب سے ابتدائی فارسی کی کتابیں پڑھتے رہے عربی درجات
کی تعلیم کے لئے مدرسہ منظر حق ٹانڈہ کا رخ کیا اور وہاں مولانا
عبدالعزیز مرحوم سے ہدایہ تک تعلیم حاصل کی ۱۳۵۶ھ میں
جب حضور شعیب الاولیاء نے اپنا ادارہ قائم کیا تو خلیفہ صاحب

فیض الرسول سے وابستہ ہو گئے، اور بابائے قوم حضرت علامہ عتیق الرحمٰن صاحب قبلہ بستوی سے تفسیر قرآن کا درس لیا اس طرح علم ظاہری میں کمال حاصل کیا، مدرسہ فیض الرسول کی بقاء کے لئے خود اپنی تعلیم بند کر کے اسی ادارے میں فی سبیل اللہ تدریس کے فرائض انجام دینے لگے،

خلافت

بانی فیض الرسول شیخ المشائخ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ اپنے بعد خانقاہ و ادارہ فیض الرسول کی شہرت و عظمت اور آفاقیت کو نور ولایت سے دیکھ چکے تھے، اپنے بعد خانقاہ و ادارہ کے لئے اپنے تمام بیٹوں میں حضرت خلیفہ صاحب قبلہ کا انتخاب کیا کڑی جدوجہد سخت مشقتوں و آزمائشوں کی بھٹی میں ڈال کر انھیں اس عظیم بار امانت اٹھانے کے لائق بنا کر دارالعلوم فیض الرسول اور خانقاہ یار علویہ کی تمام ذمہ داریوں کو بروز چہارشنبہ یکم جمادی الاخری ۱۳۶۶ھ مطابق اپریل ۱۹۴۷ء خلیفہ صاحب کے مضبوط کاندھے پہ رکھ کر ان کے حوالے کر دیا، کہ خلیفہ یہ دارالعلوم اور یہ خانقاہ اس کی ساری ذمہ داری و روایات و معمولات سب تمہارے حوالے

ہیں میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اس طرح آپ نے خلافت نامہ عطا کیا اور سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، نظامیہ، فخریہ اور لطیفیہ میں اپنا مجاز بنایا۔

اس کے ایک سال کے بعد بروز دوشنبہ ۵ ربیع الآخر ۱۳۶۷ھ کو حضور شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب قبلہ لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمہ نے بھی آپکو خلافت جیسی انمول دولت سے سرفراز کیا اور کئی سلاسل کی بیک وقت اجازت مرحمت فرمائی۔ تاجدار اہلسنت شاہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند بریلوی علیہ الرحمہ نے بھی آپکو خلافت سے نوازا۔

حضرت علامہ شاہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ خلیفۂ اعلیحضرت مجدد اعظم نے مدینہ شریف میں آپکو خلافت کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ اس کے علاوہ کچھوچھہ شریف، جھونسی شریف سے بھی آپکو خلافتیں ملی ہیں۔
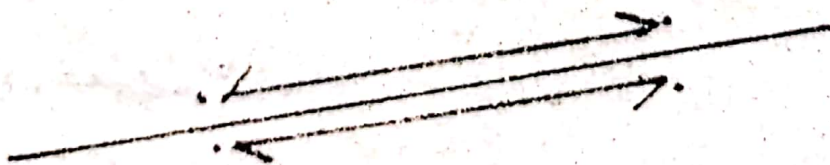
حضور خلیفہ صاحب قبلہ کی خصوصیات

انسانیت انسان کی خصوصیات کو کہتے ہیں مگر لفظ انسانیت کا استعمال اکثر و بیشتر اخلاق حسنہ کے معنی میں ہوتا ہے یعنی اخلاق حسنہ ان افعال کو کہتے ہیں جن کو قرآن و حدیث میں مقام مدح میں بیان کیا گیا ہے اور انھیں بجالانے کو بہتر بتایا گیا ہے ، مثلاً ارکان اسلام رنج و خوشی میں راہِ خدا میں خرچ کرنا لوگوں سے درگزر کرنا بیہودہ بات سے اعراض کرنا شرمگاہوں کی حفاظت کرنا ، امانت کی حفاظت اور وعدہ وفا کرنا بارگاہِ رب العزت میں توبہ کرنا ، مغفرت کا طالب ہونا ، نیکی کا حکم دینا ، بدی سے روکنا ، فروتنی کے ساتھ زمین پر چلنا ، مسکینوں اور محتاجوں کی حاجت روائی کرنا ، مہمانوں کی عزت کرنا ، بڑوں کی تعظیم کرنا ، چھوٹوں پر شفقت کرنا ، سلام کرنا ، وغیرہ وغیرہ بے مثال اخلاق حسنہ قرآن و حدیث میں بیان کیے گئے ہیں ، حضرت خلیفہ صاحب قبلہ کی حیات درخشاں کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو آپ کی زندگی مذکورہ اخلاق حسنہ کی پیکر معلوم ہوتی ہے ، اور کیوں نہ ہو جبکہ آپکو حضور شعیب الاولیاء نے لیا ، یہ سب ورثے میں ملی ہیں

شعیب الاولیاء کے سچے جانشین

خدا گواہ اور زمانہ شاہد ہے کہ شعیب الاولیاءؒ حضرت سیدی مرشدی شاہ یار علی علیہ الرحمہ نے اپنے فرزند ارجمند حضرت خلیفہ صاحب قبلہ پر جو بجا اعتماد تھا اور ان سے جو توقعات وابستہ کیئے اس سے کہیں زیادہ اترے اور اپنے عظیم باپ کے ایسے عظیم بیٹے ثابت ہوئے کہ دیکھنے والی نگاہیں اعش اعش کر اٹھیں آپ نے اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہٖ کا بڑا عظیم الشان عملی مظاہرہ فرمایا۔ قدم قدم پر وہ اپنے والد گرامی کے صحیح جانشین اور ان کی اعلیٰ روایتوں اور بلند اقدار کے امین ثابت ہوئے اپنے پیر و مرشد کا جو احترام حیات ظاہری و باطنی میں خلیفہ صاحب نے کیا اس دور میں اس کا صرف تصور ہی کیا جا سکتا ہے آپ کی حیات و خدمات اور نوع در نوع ہمہ جہت شخصیت اہلسنت کی تاریخ میں ایک اعلیٰ عنوان کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکیزہ خصلت۔ بہترین سیرۃ سادگی اور شرافت میں۔ اپنی مثال آپ تھے۔ صحیح معنوں میں آپ اپنے والد کے سچے جانشین تھے۔ سفر و حضر میں آپ نے والد ماجد کی اتباع و پیروی کا حق ادا کیا۔ حضور شعیب الاولیاءؒ کے

معمولات کو ہرطرح آپ نے اپنی زندگی میں داخل کرلیا۔ علماء نوازی جو اس خانوادہ کا طرۂ امتیاز رہا ہے خلیفہ صاحب کی کریمانہ عادت نے اسے کافی عروج بخشا۔

شریعت وطریقت کا حسین سنگم اکابر علماء وخلیفہ صاحب قبلہ

مذہب حق کا ترجمان، امام احمد رضا کے مسلک محبت کا نقیب، مشرب قادریت وچشتیت کا سنگم شریعت وطریقت کا آستان منزل خانقاہ ودارالعلوم فیض الرسول کا سب سے قیمتی سرمایہ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی چلتی پھرتی تصویر، یادگار سلف، حجۃ الخلف دودمان چشتیت شمع بزم قادریت، مبلغ مسلک محبت، محفل الاصفیاء کی زینت آبروئے طریقت مجاہد سنیت، سراپا خیر وبرکت جیسے القابات سے اکابر علماء نے آپکو نوازا اور کیوں نہ نوازیں جبکہ حضرت خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ بذات خود انجمن تھے حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا عکس جمیل تھے اور حسن آئینہ تھے دارالعلوم کی کھیتی اگر شاہ صاحب نے بوئی تو خلیفہ صاحب

اسے اپنے خونِ وفا سے سینچا اور ہرا بھرا رکھا خلیفہ صاحب مجاہد اسلام غازی ملت اور مبلغ سنیت تھے تصلب فی الدین ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا شہروں اور پڑھے لکھے لوگوں میں تبلیغ و تلقین تو آسان ہے مگر دیہات اور جہلا میں اسلام و سنیت کا چراغ روشن کئے رہنا یہ حضرت خلیفہ صاحب قبلہ کی خصوصیت تھی تواضع وانکساری سادگی خوش مزاجی حلم و بردباری ضیافت و مہمان نوازی ان کا طرۂ امتیاز تھا

دین کی خدمت اور مذہب کی اشاعت ان کی زندگی کا مقصد تھا وہ شریعت اور طریقت کا حسین پیغام تھے اور کیوں نہ ہو آپ اس عالی مرتبت خاندان سے نسبت رکھتے تھے جس کا شیوہ ہی رہا ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے جان و تن کی قربانی دیں بھوکوں کو کھانا کھلائیں پیٹ پر پتھر باندھ کر اور دل کو آسودہ کریں یا جماعتِ اسلام کے تلخ جام پی کر اسلام بچائیں۔

عبادت وریاضت

آپ اپنے والد گرامی عارف باللہ شیخ المشائخ حضور شعیب الاولیاء کی طرح شروع ہی سے نماز کی پابندی کرتے رہے اور جب خانقاہ میں ہوتے تو شعیب الاولیاء مسجد میں نماز باجماعت ادا کرتے اور سفر میں بھی اس قدر التزام رکھتے کہ ہمیشہ با جماعت نماز ادا کرتے چنانچہ آپ ہمیشہ ایک عالم اور ایک خادم کو اپنے ساتھ رکھتے تاکہ باجماعت نماز ادا کرنے میں کسی طرح کی پریشانی نہ ہو۔

آپ پر جب کبھی بیماری کیوجہ سے نقاہت آئی اس وقت بھی آپ باقاعدہ رکوع وسجود کے ساتھ نماز ادا فرماتے رہے کیونکہ حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی ملاقات جب قطب وقت شاہ عبداللطیف ستھنوی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی اور شاہ صاحب نے آپکو مرشد اجازت بنایا تو آخری وقت میں شاہ ستھنوی نے حضور شعیب الاولیاء کا ہاتھ پکڑ کر جو آخری نصیحت فرمائی اسکے الفاظ یہ تھے ,, میاں نماز تو نماز جماعت تو جماعت ، جب تکبیر اولیٰ نہ فوت ہو یہی نماز اللہ تعالیٰ

سے ملانے والی ہے اس پر حضور شعیب الاولیاء تادم حیات کاربند رہے اور اپنے عظیم بیٹے کو اسی پر کاربند رہنے کی تلقین کی خلیفہ صاحب نے انھیں نصائح پر عمل کر کے اپنے عظیم بیٹے ہونے کا حق ادا کر دیا کہ نماز کے ارکان انتہائی خشوع و خضوع سے اور تعدیل کے ساتھ بجا لاتے نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد کے بھی پابند تھے سفر و حضر دونوں میں نماز تہجد قضا نہ ہوتی مسلسل سفر اور اولیاء کرام کی زیارت مقدسہ و فریضہ حج ادا کرنے کے باوجود اوراد و وظائف میں کوئی فرق نہ پڑتا چاہے اپنوں میں ہوں یا غیروں میں ہوں ہمیشہ اپنے معمولات کو ملحوظ رکھتے اور اوراد و وظائف میں مشغول رہتے ۔

راہ خدا میں خرچ

راہ خدا میں خرچ کرنا یہ آپ کی اوصاف حمیدہ میں سے ایک عظیم صفت تھی جو حضور شعیب الاولیاء سے انھیں بالواسطہ ملی تھیں جو بھی آپ کو نذرانہ ملتا ایک ہاتھ سے لیتے اور دوسرے ہاتھ سے صرف فرما دیتے آپ کے جود و سخا کا یہ حال تھا کہ اپنے والد گرامی کی طرح کوئی عالم دین آپ سے ملاقات کی غرض سے آتا تو اسکو نذرانہ ضرور دیتے اور امور خیر میں آنے والے پیسہ کو خرچ کر دیتے

یہی وجہ ہے کہ جہاں حضرت سکونت پذیر تھے مکان کھپریل کا ہی
آرائش وزیبائش کا انتظام نہیں اگر حضرت چاہ لیتے تو خانقاہ
فیض الرسول کو بہترین شاندار بلڈنگ میں تبدیل فرماتے
مگر آپ نے اسکو پسند نہیں فرمایا، جو کچھ آتا اسے راہِ خدا میں خرچ
کردیتے ہمیشہ خانقاہ میں لنگر جاری رہتا، آپ مہمانوں کا اتنا
اہتمام فرماتے کہ اگر بارہ ۱۲ بجے شب کو بھی مہمان آجاتا اور گھر
کا کھانا ختم ہوگیا ہوتا تو اس وقت بھی تازہ کھانا پکواکر مہمان کو
کھلایا جاتا، آپ ہر سال حضور بابو میاں علیہ الرحمہ،
حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ شاہ عبد اللطیف ستھنوی
علیہ الرحمہ، شاہ سلیمان تونسوی علیہ الرحمہ، گیارہویں شریف
اور عرس حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کا اہتمام اپنے
جیب خاص سے صرف فرماتے جس میں ہزار ہا روپیہ صرف ہوتے،

عُلمائے اہلسنّت کا احترام

حضور خلیفہ صاحب قبلہ اپنے
والد گرامی کیطرح علماء کرام
سے بہت محبت فرماتے تھے اور ان کا احترام کرتے تھے آپ علماء
کرام سے بڑی خندہ پیشانی سے ملتے، حالات، خیریت دریافت
فرماتے، کسی عالم دین کی آمد پر حضرت کی خوشی کا عالم دیکھنے کے

رائق ہوتا اس درجہ آپ شفقت فرماتے کہ دیکھنے والا محو حیرت ہو جاتا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب کوئی عالم باعمل خانقاہ شریف میں آجاتا تو حضرت خود بڑھ کر کے ہاتھ چوم لیتے تھے انھیں موقع ہی نہ دیتے فرماتے علماء دین کا احترام عین ایمان ہے کیونکہ یہ نبیوں کے وارث ہیں در علماء نوازی کا اس سے بہترین ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ آنے والا جب حضرت سے جانے کے لیئے اجازت طلب کرتا تو جاتے وقت حضرت اسے کچھ نہ کچھ تحفہ یا نذرانہ ضرور دیتے،

سادگی تواضع وانکساری

حضرت خلیفہ صاحب قبلہ کی

پوری زندگی بالکل سادہ اور درویشانہ طرز پر تھی جو لباس زیب تن فرماتے وہ لمبا کرتا اور شلوار سفید عمامہ ہر موسم میں جوتا اور کبھی کبھی کھڑاؤں، عصا دست مبارک میں ہوتا،

چلتے وقت نگاہ نیچی رکھتے آپ کا لباس صوفیانہ تھا آپ نہایت ہی حسین و جمیل تھے آپ کے چہرے پہ ہر وقت بشاشت رہتی ہاتھ نرم و نازک آواز شیریں و دلکش اور با وقار کبھی جلال آتا تو عالم ہوتا کہ جلال میں کسی کو سامنے جانے کی جرأت نہ ہوتی ہر نماز سے پہلے کپڑوں میں عطر لگاتے اور اپنے نورانی ہاتھوں

پر عطر لگاتے سلام و مصافحہ کرنے کے بعد دیر تک مصافحہ کرنے والا اس کی خوشبو سے اپنے مشام جاں کو معطر کرتا آپ کسی مرید کے مکان پر تشریف لے جاتے تو چھوٹے بچوں کے سروں پر دست شفقت پھیرتے اور پیار کرتے درازی عمر کی دعا فرماتے بڑوں کو دیکھتے تو شفقت کے بعد اسلامی دائرے میں رہنے کی تلقین کرتے ۔ اور کوئی بیمار ہوتا تو اس کی مزاج پرسی کرتے اور آنے والے شخص سے آپ ہی کہتے کہ نماز پڑھو اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے ۔

خلیفہ صاحب کا تصلب فی الدین

آپ کی سب سے عظیم کرامت یہ ہے کہ نماز روزہ حج و زکوٰۃ و امور خیر انجام دینے کے بعد آپ متصلب فی الدین تھے ۔ آپ دہابیوں کے لئے قہر الٰہی بن کر چمکے ایک مرتبہ کوئی وہابی آپ کی تعمیر کردہ مسجد میں آگیا تو آپ نے سات مرتبہ مسجد کو دھلوایا ۔

علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ رد دادِ مناظرہ بھینگواں شکرولی گونڈہ منعقدہ از ۲۵ تا ۳ جون ۱۹۴۷ء کے رُوداد میں حضرت خلیفہ صاحب کے بابت آپ کے تصلب فی الدین کے سلسلے میں لکھتے نظر آتے ہیں کہ غالباً مناظرہ کا چوتھا دن تھا میں نے خلیفہ صاحب

سے عرض کیا حضرت اگر راشن کمزور ہو تو مجھ سے فرمادیں، تاکہ میں اپنے لوگوں کے کان تک بات پہونچادوں اگر کہئے تو پانچ چھ ہزار روپے آپ کو نقد دلادوں اور کہیے تو آٹا دال چاول مصالحہ ڈال ڈالا تیل وغیرہ منگادوں واہ واہ جاں نثار ہوں تو ایسے ہوں خلیفہ صاحب کی آنکھوں سے آنسو برس پڑے اور آگے بڑھ کر مجھے کلیجے سے لگالیا۔

فرمایا نظامی صاحب مناظرہ او رکتاب آپکے ذمہ اور راشن مطبخ میرے سپرد اگر مہینوں مناظرہ چلتا رہے گا تو ایسے ہی سنیوں کو کھلاتے رہیں گے آپ بالکل اس کی کوئی فکر نہ کریں خداوند قدوس ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور سنی خدمات کے لئے انھیں تادیر قائم رکھے

آمین

دوسری جگہ روداد مناظرہ بھنگواں میں لکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب بالکل سیماب صفت کبھی چند منٹ کے لئے اسٹیج پر کبھی مریدوں کے جھرمٹ میں کبھی اس درخت کے نیچے کبھی اس درخت کے نیچے کبھی مطبخ کی دیکھ بھال اور کبھی ڈنڈا لئے دیوبندیوں کے اسٹیج کے قریب یہ تھی آپ کی مجاہدانہ شان اور تیسری جگہ اسی روداد میں ابتدائی صفحات پر لکھتے ہیں کہ بھبنگواں تحصیل مناظرہ کے لئے جاتے وقت ہمارے قافلے میں ارد گرد دیہات والے بھی شامل ہو گئے انھیں میں ایک بڑے میاں بھی تھے ان سے پوچھا کہ

بڑے میاں آپ کس سے مرید ہیں یہ سنتے ہی بول پڑے براؤں شریف کے پیر صاحب یعنی عارف حق حضرت صوفی محمد یار علی صاحب قبلہ سے اور ہمارے خلیفہ صاحب یعنی شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج صوفی الشاہ محمد صدیق احمد صاحب قبلہ تو کئی دن سے موجود ہیں ، مولانا صاحب ! ہمارے خلیفہ صاحب بہت غصہ ور ہیں اگر دیوبندی بدمعاشی کریں گے تو خلیفہ صاحب انھیں ڈنڈا ہی ڈنڈا ماریں گے یہ ہے حضرت خلیفہ صاحب قبلہ کا تصلب فی الدین اور خدمت سنیت ۔

فیض الرسول کی خدمت

دار العلوم فیض الرسول کی بنیاد حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے ۱۳۵۶ھ میں ڈالی تھی لیکن کثرت مشاغل کے سبب پوری توجہ نہ دے سکے ناچار ۱۳۷۵ھ میں اس ادارہ کی نشاۃ ثانیہ ہوئی پھر یہ ادارہ اس طرح سے مقبول ہوا کہ ہندوستان کے باہر ممالک میں مشہور ہو گیا دار العلوم فیض الرسول کی نشاۃ ثانیہ میں سب سے زیادہ ہاتھ حضور خلیفہ صاحب قبلہ کا ہے تقریبًا پانچ چھ سال تک فی سبیل اللہ تعلیم دی ۔ دوران تدریس میں دار العلوم فیض الرسول کے لئے دیہاتوں سے وصول کر غلہ اور روپیہ لاتے اور پوری کوشش لگا کر کے دار العلوم کو ترقی دی

حضور خلیفہ صاحب قبلہ اپنے مریدین میں ہمیشہ فیض الرسول کے لئے امداد طلب کرتے تھے، یہاں تک کہ تا زیست آپ نے دار العلوم کی خدمت کی اور آخری دم تک دار العلوم فیض الرسول کے ناظم اعلیٰ رہے

حضور خلیفہ صاحب قبلہ نے تین شادیاں کیں

(۱) پہلی شادی سے قائد اہلسنت علامہ غلام عبد القادر چشتی صاحب قبلہ نائب مہتمم دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ہیں جن کو حضرت خلیفہ صاحب قبلہ نے خلافت جیسی انمول دولت سے نوازا ہے،

دوسری شادی سے ایک صاحبزادی پیدا ہوئی پھر انکو ناچاقی کی بنا پر آپ نے طلاق دے دی اور صاحبزادی کا عقد مولانا محمد سعید احمد عرف اچھو عثمانی سے ہوا جو لنگلھوا میں مقیم ہیں،

(۳) تیسری شادی سے دو لڑکے اور چار لڑکیاں ہوئیں،

پیر طریقت مولانا محمد مختار احمد رضا علوی چشتی قادری سجادہ نشین آستانہ یار علویہ براؤں شریف دعزیزم محمد جمال احمد رضا علوی جو لکھنؤ میں مقیم ہوکر تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں،

آپ کے خُلفاء

حضور خلیفہ صاحب کے خلفاء میں سے بعض نام یہ ہیں،

(۱) پیر طریقت حضرت مولانا محمد مختار احمد رضا علوی ابن حضور خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سجّادہ نشین آستانہ یار علویہ براؤں شریف

(۲) حضرت مولانا غلام عبدالقادر علوی ابن (حضور شعیب الاولیاء) علیہ الرحمہ مہتمم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف،

(۳) حضرت مولانا محمد سید احمد انجم عثمانی (نبیرہ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ صدر المدرسین دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف،

(۴) حضرت مولانا غلام عبدالقادر حبیبی (خلف اکبر حضور خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نائب مہتمم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف

(۵) حضرت مولانا غلام غوث صاحب قبلہ علوی الہاشمی مقیم صدر المدرسین دارالعلوم مسکینیہ دھوراجی گجرات

الوداع اے پاسبانِ گلشنِ فیض الرسولؐ

مظہر شعیب الاولیاء کا سفرِ آخرت

اہل عرفان کا امیر کارواں جاتا رہا ۔ عزت و ناموس دیں کا پاسباں جاتا رہا

۲۴ چوبیس جنوری ۱۹۹۲ء کا دن ختم ہو کر جورات آئی وہ اپنے دامن میں مسلمانان عالم بالخصوص مسلمانان ہند کے لیئے غم واندوہ کا سامان لے کر آئی اور جب گھڑی کی سوئی اچانک ۹ بجے پہونچی تو براؤں شریف میں طریقت و شریعت کا ایک روشن چراغ گل ہوگیا ، زہد و تقویٰ مجاہدہ و ریاضت کا آفتاب موت کے سیاہ بادلوں میں روپوش ہوگیا رشد و ہدایت اور اخوت و انسانیت کا علمبردار موت کی آغوش میں سو گیا راتوں رات بجلی کیطرح یہ خبر جانکاہ بستی ، گونڈہ ۔ کے مدارس و مکاتب اور عوام و خواص تک پہونچتی گئی ، سنیچر کو میت رکھی رہی اتوار ۲۶ جنوری ۱۹۹۲ء کو تجہیز و تکفین عمل میں آئی ۔ علامہ ابوالبرکات حکیم محمد نعیم الدین احمد صدیقی شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول نے نماز جنازہ پڑھائی ، آپ کا مزار مبارک احاطۂ فیض الرسول میں مزار حضرت شعیب الاولیا علیہ الرحمہ کے پچھم طرف واقع ہے اللہ تعالیٰ شیخ طریقت کو

کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے، آمین،

اس طرح ساٹھ سال خدمتِ دین متین کا اہم فریضہ انجام دینے کے بعد طریقت و شریعت کا حسین سنگم سب چاہنے والوں کی آنکھوں سے روپوش ہوگیا،

ابرِ رحمت اسکے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے
آسماں انکی لحد پر شبنم افشانی کرے
غنچہ نوزستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

ہمالیہ کی گود میں سرچشم علم وحکمت

جامعہ صدیقہ عطائے رسول وسعدیہ نسواں اسکول

مقام بگولہوا، پوسٹ مکرورواپا شہرت گڑھ ضلع سدھارتھ نگر یوپی

جس کا بنیادی کام مکمل ہے۔ عنقریب تعمیری کام شروع ہوگا اہل خیر حضرات سے تعمیری کام میں تعاون کی اپیل ہے۔

جو خطیب اہلسنت مفکر ملت خلیفۂ حضور شیخ الاسلام حضرت علامہ الحاج عبداللہ عارف صدیقی صاحب قبلہ کی سربراہی میں تعمیری مراحل سے گزر رہا ہے۔ دامے درمے قدمے سخنے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الملتمس: حافظ وقاری عطائے رسول عارف صدیقی (پرنسپل)

و

محمد فضل رسول عارف صدیقی (مینیجر)

رابطہ نمبر 9838131759